نعت
منہاج نعت

## نشانات



راجا رشید محمود

☆☆☆





# حمد و نعت

جس کو دیا دُرُود پہ اس نے ثبات بخش
بے شبہ دے گا رب اسے عرفانِ ذات بخش
جبریلؑ بھی سُنے تو مجھے 'مرحبا' کہے
ربِّ کریم! نعت کے ایسے نِکات بخش!
جس میں مَیں بہرہ یاب ہوں دیدِ حضور (ﷺ) سے
قربان جس پہ دن ہوں، مجھے ایسی رات بخش!
آبِ حیات ڈھونڈنے والو! نہیں کہیں
آبِ مدینہ کے سوا کچھ بھی حیات بخش
کِھلتے ہیں جس پہ پھول نُعُوتِ رسول (ﷺ) کے
اللہ! اُس شجر کے مجھے ڈال پات بخش
تیرا یہ اک کرم بھری بخشش کو ہے بہت
میزان پر نبی (ﷺ) کا مجھے التفات بخش!
میٹھے کی سُنّت سے مجھے دُنیا میں تھا شغف
فردوس میں بھی یا خدا! قند و نبات بخش

آقا (ﷺ) سے پیار، آپ (ﷺ) کے اَحکام پر عمل
اِن راستوں پہ یا خدا! مجھ کو ثبات بخش

اے ربِّ کائنات! ہے تجھ سے دُعا یہی
خوش ہوں حضور (ﷺ) جن سے مجھے وہ صفات بخش

یا رب! ترا کرم کہ سمجھایا نبی (ﷺ) کا پیار
دی اہلِ دیں کو اس طرح راہِ نجات بخش

تُو نے مری حیات پہ بے حد کرم کیے
اب یا خدا! حضور (ﷺ) کے در پر ممات بخش

محمودؔ ڈرنا روزِ قیامت سے کیا، کہ ہے
وردِ دُرودِ سرورِ عالم (ﷺ) نجات بخش

☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچ بستانِ حبِّ مصطفیٰ (ﷺ) میں چشمِ تر جلدی
مُحبّت کے شجر کو دے کے پانی، لے ثمر جلدی

کریں گے رشک قُدسی تیری قسمت کی بلندی پہ
درِ سرکارِ والا (ﷺ) پہ تو پیشانی کو دھر جلدی

جو اس کا سابقہ اور لاحقہ "صَلِّ عَلٰی" ہو گا
دعا جو رب سے کی جائے گی، ہو گی بااثر جلدی

ارے بندے خدا کے! کچھ تصوُّر کر عنایت کا
وہ چوکھٹ ہے نبی (ﷺ) کی، تو جھکا لے اپنا سر جلدی

اگر نامِ محمد مصطفیٰ (ﷺ) ہو گا ترے لب پہ
ہر اک میدان میں پائے گا تُو فتح و ظفر جلدی

مجھے جانا ہے، جاتے رہنا ہے شہرِ پیمبر (ﷺ) کو
عطا کر دے مجھے اللہ! اسباب سفر جلدی

بقیعِ پاک طیبہ میں ہے تیری منتظر کب سے
تساہل سخت ہے نقصان دہ، محمودؔ کر جلدی

کرم فرمایئے محمودؔ کی تیرہ نصیبی پہ
شبِ دیجُور کو سرکار (ﷺ)! کر دیجے سحر جلدی

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر اُمتی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بچے اِفتراق سے
آپس میں سب رہیں تو رہیں اِتفاق سے

بھرتے ہی یہ اُڑان مدینے رسا ہُوا
اسپِ خیال نے یہی سیکھا بُراق سے

شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے رکھنا علاقہ خلوص کا
کیسے بچے گا کٹ کے رہا جو وفاق سے

مطلع سے مقطع تک جو کہی ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نعت
لَو دے رہا ہے اُس سیاق و سباق سے

میں نیم جاں ہُوا ہوں کچھ اتنا علیل ہوں
مجبوریٔ دیارِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے فراق سے

اللہ مجھ کو نعت میں ثابت قدم رکھے
میں نے یہ راہ لی ہے بڑے اشتیاق سے

جو شخص ذکرِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کم کرے
کیسے نہ اُس سے بات کروں تو تڑاق سے

محمودؔ درسِ سیرتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے یہی
اُلفت ہو پیار سے تو ہو نفرت نفاق سے

☆☆☆



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دل میں بس رہی ہے مدینے کی آرزو
شُکرِ خدا یہی ہے قرینے کی آرزو

اسمِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ورود پر "صَلِّ عَلٰی" کا وِرد
یہ دل کی آرزو ہے یہ سینے کی آرزو

ہے ساحلِ مُراد پہ جانا جسے اُسے
ہو عترتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سفینے کی آرزو

یادِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے سویدا کی شکل میں
انگشتریٔ دل کو نگینے کی آرزو

عنبر سے مشک و عطر سے جو مطمئن نہ تھے
ان کو رہی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پسینے کی آرزو

جب تک بقیعِ پاک کی مٹی نہ ڈھانپ لے
اُس وقت تک ہے مجھ کو بھی جینے کی آرزو

محمودؔ موت کے لیے طیبہ کے ساتھ ہے
مولودِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مہینے کی آرزو

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کے سرکار (ﷺ) نہ ہوں کیسے ہو داور اس کا
جس کے سرکار (ﷺ) ہوئے رب ہے برابر اس کا

اپنے محبوب (ﷺ) کو اللہ نے بھیجا ہم میں
یہ بڑا سب سے ہے احسان زمیں پر اس کا

جس کی نصرت کے لیے آقا و مولا (ﷺ) اٹھیں
یہ سمجھ لینا کہ داور ہوا یاور اس کا

بخشی بندے کو پیمبر (ﷺ) کی محبت اس نے
رب نے جب دیکھا ہے بھیگا ہوا اندر اس کا

نیند میں جس کو پیمبر (ﷺ) کی زیارت ہو گی
جاگ جائے گا بہر نوع مقدر اس کا

تم نے دیکھا تو مدینے میں نبی (ﷺ) کا روضہ
کیوں نہیں دل میں بسا لائے ہو منظر اس کا

بندہ اللہ سے پا لے گا سند بخشش کی
پہنچا سرکار (ﷺ) کی خدمت میں جو محضر اس کا



ذرے طیبہ کے نگاہوں میں سمائیں جس کی
دم نہ کیوں بھرنے لگیں گے مہ و اختر اس کا

جس کی نیت میں مدینے میں رسائی ہو گی
خضر چاہے گا کہ بن جائے وہ رہبر اس کا

عامل "صلِّ علیٰ" دل سے جو ہو جاتا ہے
جسم ہو جاتا ہے خوشبو سے معطر اس کا

ہاتھ لگتا ہے کہاں سایۂ سرور (ﷺ) محمود
ذکر کرنے کو تو کرتا ہے سخنور اس کا

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمودؔ آئے جب مرے آقا (ﷺ) خیال میں
دل کے اُفق سے اُبھرا سویرا خیال میں

آتا ہے جب حضور (ﷺ) کا تلوا خیال میں
لاتا ہے مہر و مہ کا حوالہ خیال میں

آیا عدم جو خُلقِ نبی (ﷺ) کا خیال میں
اک نور ہو گیا ہے ہُویدا خیال میں

مدحِ نبی (ﷺ) کا نقش ہے ایسا خیال میں
غیرِ نبی (ﷺ) نہ آئے گا حاشا خیال میں

جس پر نظر نہ مہرِ منوّر کی پڑ سکی
آئے تو کیسے ان (ﷺ) کا سراپا خیال میں

سوچوں کو ایک موجۂ دلکش عطا ہوئی
آیا جو ان (ﷺ) کے لطف کا دریا خیال میں

وہ آگہی نبیٔ مکرم (ﷺ) سے مل گئی
دُنیا کے ساتھ ساتھ ہے عقبیٰ خیال میں



یاد آئی شامِ مسکنِ سرکارِ کائنات (ﷺ)
روشن ہُوا ہے صبح کا تارا خیال میں

جلوے نظر فروز ہوئے اُن کے شہر میں
سوچوں کا قفل میں نے جو کھولا خیال میں

زیرِ کرم خدا کے زمینِ خیال تھی
لطفِ نبی (ﷺ) جو آج در آیا خیال میں

ویسے تو شہر ایک سے اک ہیں پڑے ہوئے
رہتے ہیں صرف کعبہ و طیبہ خیال میں

ہر روز لکھ رہا ہوں میں محمودؔ نعتِ پاک
ہوتا ہے روز روز تماشا خیال میں

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ سارے جمادات و نباتات وغیرہ
ہیں رحمتِ حق (ﷺ) کی علامات وغیرہ

میں ذکرِ پیمبر (ﷺ) میں مگن رہتا ہوں ہر دم
گرمی ہو کہ سردی ہو کہ برسات وغیرہ

جب آگے نکیرین کے، رکھوں گا میں نعتیں
پوچھیں گے وہ کیا مجھ سے سوالات وغیرہ

تم "صلِّ علیٰ" پڑھتے رہو، دور رہیں گے
صدمات کہ آفات و بلیّات وغیرہ

پاؤ تو پڑھو دین کے سارے اُمرا سے
سرکار (ﷺ) جو دیں صدقہ و خیرات وغیرہ

وہ مُلقّب خلّاقِ دو عالَم کے ہیں مظہر
جو نعتِ پیمبر (ﷺ) کے ہیں نغمات وغیرہ

ہے ایک بصیرت بھی (ﷺ) ظاہر و باطن
نزدیک نہیں آتے تضادات وغیرہ



میں دوریِ طیبہ کو بھگت پایا ہوں ایسے
آنکھوں سے برآمد ہوئی برسات وغیرہ

نامِ آقا (ﷺ) کا سن کر جو جھکا لیتا ہے گردن
ہیں زیرِ قدم اُس کے سماوات وغیرہ

جو صلِّ علیٰ، صلِّ علیٰ کہتا رہا ہے
عقبیٰ میں وہ پائے گا مراعات وغیرہ

محسوس انہیں سمجھو شہ و مہر سے بڑھ کر
طیبہ میں نظر آئیں جو ذرّات وغیرہ

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہو تو ہیں سب نام کے چراغ
حق یہ ہے وہ نہیں ہیں کسی کام کے چراغ
جلتے رہیں گے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خدام کے چراغ
روشن ہیں جن سے ہر طرف اسلام کے چراغ
آنسو جلے تو یادِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اب جلے
دینے سحر کا نور سرِ شام کے چراغ
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہے سراجِ یقیں نور در جہاں
کیوں جل بجھیں نہ اس جگہ ابہام کے چراغ
جن میں رہی بشارتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روشنی
روشن وہ انبیاءؑ کے ہیں پیغام کے چراغ
میرے غریب خانے کے ہر سقف و بام پر
دیتے ہیں ضو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام کے چراغ
ہے ان کے بعد ختمِ نبوت کا سلسلہ
[illegible] منصور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) [illegible]

☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتے ہیں جتنے طیبہ کے ذرات اختیار
جتنے نہ رکھیں ارض و سماوات اختیار
حکمِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ مانو تو کرو نعت اختیار
تم کس لیے کرو یہ تضادات اختیار
طیبہ میں آنکھ سے ہوئے گوہر جو نہی رواں
ابرِ عطائے حق نے کی برسات اختیار
تعمیلِ حکمِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں برتے تو ہے درست
انساں کو جو دیے گئے دن رات اختیار
ارشادِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ جو کرنے لگو عمل
ہر باب میں کرو گے مساوات اختیار
تائید اس کو روح الامیںؑ کی ملے نہ کیوں
جس نے کیے ہیں نعت کے نغمات اختیار
محمودؔ اس کو پیار ملے گا رحیم سے
کر لے گا جو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عادات اختیار

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثمر ہے گنبدِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کی سبزی کا
کہ جو رنگ جہاں بھی ہے نظر آتا ہے وہ پھیکا
جو آیا تھا نبوّت کو پرکھنے کے لیے کافر
نہ کیسے پڑھ اُٹھتا سنگ ریزہ اس کی مٹھی کا
یہ تیرہ صدیوں کے ارشادِ نبوی سے ہے مترشح
بہت حساس رہتا ہے خدا کو ان (ﷺ) کی مرضی کا
پیمبر (ﷺ) کے کرم سے سلسلہ سانسوں کا قائم ہے
کسی کے شہر میں ہو ٹوٹنا سانسوں کی ڈوری کا
ہُوا جو وہ دو ٹکڑے جو سورج ہو گیا واپس
یہ تھا اعجاز میرے سرورِ عالم (ﷺ) کی انگلی کا
چلیں تو اتباعِ سرورِ عالم (ﷺ) کے جادے پر
نہیں ممکن کہ ہو جائے ہمارا بال تک بیکا
رسولِ محترم (ﷺ) کے ذکر نے وہ عافیت دی ہے
اثر سردی کا ہے کچھ اور نہ کچھ احساس گرمی کا



اُدھر اعزاز خالق سے اِدھر تمغہ پیمبر (ﷺ) سے
انھیں اُمّت نوازی کا مجھے مدحت طرازی کا
اُسے کچھ دار و گیرِ حشر سے خطرہ نہیں ہو گا
ملے گا مصطفیٰ (ﷺ) سے جس کو بھی حرفِ تسلّی کا
وہ چڑھ دوڑا تھا گستاخِ حبیبِ ربِّ کرم (ﷺ) پر
خدا کے ہاں بڑا رتبہ ہے عامرؓ سے فدائی کا
ہُوا جاتا ہے رشکِ فکر بلبل مدحِ آقا (ﷺ) میں
ملا محمودؔ کو پیغام جس دن سے حضوری کا

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس وقت تھی بصیرت و بینائی پاس پاس
اپنی خطا و ان (ﷺ) کی عطا پائی پاس پاس
کیوں یہ ہے دور دشمنِ سرکار (ﷺ) سے رہیں
بیٹھیں نہ کیسے آپ (ﷺ) کے شیدائی پاس پاس
معراج کا کرو گے تصور تو پاؤ گے
رب کی اور ان کی دونوں کی یکتائی پاس پاس
سرور (ﷺ) کی دشمنی میں رہا کرتے ہیں سبھی
عیسائی اور یہودی اور مرزائی پاس پاس
وہ دور ہے رسولِ خدا (ﷺ) سے یہ ہے قریب
ہوں کس طرح بدی و بھلائی پاس پاس
ابتدا میں تھی حضور (ﷺ) کو سطحِ حطیم کے
عرشِ خدائے پاک کی اونچائی پاس پاس
دنیا و آخرت میں رہیں گے بفضلِ حق
محبوبِ کبریا (ﷺ) کے شیدائی پاس پاس
محمود وہ قریب ہے سرور (ﷺ) کے لطف سے
جس شخص میں ہوں تقویٰ و دانائی پاس پاس

☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری آنکھوں میں جب روضے کا منظر رقص کرتا ہے
مئے حبِ رسولِ رب (ﷺ) کا ساغر رقص کرتا ہے
یہ دل دھڑکن کی صورت میں جو اکثر رقص کرتا ہے
نبی (ﷺ) کے عشق کی لے پر برابر رقص کرتا ہے
سرِ بہجت وفورِ خوشی میں یاد میں ان کی
رسولِ پاک (ﷺ) کی نعت کا خوگر رقص کرتا ہے
ابھرتا ہے سویرے سمت قدمینِ پیمبر (ﷺ) سے
تو یوں لگتا ہے جیسے شاہِ خاور رقص کرتا ہے
مدینے میں کسی کے قلب کو تم چیر کر دیکھو
تو جانو گے کوئی مسرور کیونکر رقص کرتا ہے
نبی کی نعت کو سن کر نبی (ﷺ) کا نام لے لے کر
جو سر دھنتا ہے زاہد تو قلندر رقص کرتا ہے
یہ حبِ سرورِ دیں (ﷺ) شاعروں میں ہم نے دیکھا ہے
کہ مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) کر کے سخنور رقص کرتا ہے
خوشی پاتا ہے جب راز حضوری کی پیمبر (ﷺ) سے
تو ہر رقاص سے محمود بہتر رقص کرتا ہے

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بھولیں ہیں تجھ کو حُبِّ نبی (ﷺ) کی صدائیں کیوں
بہرا ہے تو نہ کان کریں سنائیں کیوں
ہر روز میری بھی وہاں جاتی ہیں عرضیاں
طیبہ سے میری سمت نہ آئیں ہوائیں کیوں
ہو سابقہ و لاحقہ جن کا درودِ پاک
مقبول ہوں نہ رب کے یہاں وہ دعائیں کیوں
سب کچھ خیال میں ہے انھی کے خیال سے
مجھ کو ہوائیں شہرِ نبی (ﷺ) کی نہ بھائیں کیوں
حاصل جنھیں وصال ہے، غمِ ہجر کا جنھیں
نغمے وہ سب نہ مدحِ پیمبر (ﷺ) کے گائیں کیوں
طیبہ کو جانے آنے کے بارے میں فکر ہے
طیبہ نہ جائیں کیوں۔ مگر اُس جا سے آئیں کیوں
پینے کو جب ملے نہ ہمیں وصل کی شراب
غمِ دوریٔ دیارِ نبی (ﷺ) کا نہ کھائیں کیوں
سرکار (ﷺ) کی عطا کی ہیں پہنائیاں بہت
بخشی نہ جائیں میری بالآخر خطائیں کیوں
جس کا ہو رُخ حضور (ﷺ) کے اَلطاف کی طرف
اس کی طرف نہ رُخ کریں اُن کی عطائیں کیوں
عسرت زدوں کی جو کبھی کرتا نہ ہو مدد
دوزخ سے اس کو سرورِ عالم (ﷺ) چھڑائیں کیوں
جب "طابحُوْدَلِی" کی بشارت نبی (ﷺ) نے دی
عصیاں شعاروں کو بھی عیش کی سزائیں کیوں
کعبے کے دور مسکنِ سرکار (ﷺ) کے سوا
سر کو کہیں پہ اور مسلسل جھکائیں کیوں
محمود شہرِ نور میں کیا کچھ ملا ہمیں
کتنے کرم وہاں پہ ہوئے ہیں۔ بتائیں کیوں

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرف جب ٹپکا ہمارے دیدۂ نم ناک کا
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"
کاش مل جائے کوئی کونا بقیعِ پاک کا
یوں بچھونا اوڑھنا ہو اُس مقدس خاک کا
جب خدا ہو مدح گُستر خود رسولِ پاک (ﷺ) کا
نُطق کیوں سر در گریباں ہو نہ مشتِ خاک کا
رُخ ہے محبوبِ خدا (ﷺ) کے شہرِ دلکش کی طرف
لامکاں کا، عرشِ ربِّ پاک کا، افلاک کا
حاضری کے واسطے ہر روز عرضی بھیجنا
سلسلہ تیری طرف سے تو نہ ٹوٹے ڈاک کا
ہے دعا، صورت یہ پیش آئے نبی (ﷺ) کے شہر میں
پانسا تو پھرنا ہے آخر آدمی کی ناک کا
حفظِ حُرمت میں لگی چپّی کا میں قائل نہیں
بند کرنا ناطقہ ممکن ہے یوں بے باک کا



حمدِ خلّاقِ جہاں آئینِ اُسطورہ نعت ہے
ذکرِ خالق ذکر ہے اُس کے حبیبِ پاک (ﷺ) کا
وِکٹنشاپر، رد کو ناجائز کہا سرکار (ﷺ) نے
ہے مسلّم معترف اک کسٹوڈین ادراک کا
مصطفیٰ (ﷺ) کے لطف کا حسن ہے وجدان کو
واسطہ ہے ذکر کا، تخئیل کا، ادراک کا
کر دیا محمود کو جس نے مدینے تک رسا
ذکر ہے تقدیر کے اُس توسنِ چالاک کا

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا سُناؤں قصہ شفقت شہِ لولاک (ﷺ) کا
ہے تو سر پہ سایۂ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا

قلب میں ہے جذبۂ الفت شہِ لولاک (ﷺ) کا
اور لبوں پہ نغمہ مدحت شہِ لولاک (ﷺ) کا

خالق ہر دو جہاں کا فضل یوں مجھ پہ ہُوا
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"

وقت کی تو رب نے اِسرا میں طنابیں کھینچ دیں
جانے کیا تھا عرصۂ قُربت شہِ لولاک (ﷺ) کا

عافیت کا ہے جو پہنے پھر رہا ہوں پیرہن
ہے عطا فرمودہ یہ خلعت شہِ لولاک (ﷺ) کا

کر گیا دُنیا کے سب لوگوں کو توحید آشنا
ایک جام بادۂ وحدت شہِ لولاک (ﷺ) کا

یہ سمجھ لے رب نے تیری ہر گزارش مان لی
واسطہ دے گا جو تُو حضرت شہِ لولاک (ﷺ) کا

دیکھ لینا دستخط اُس پہ خدائے پاک کے
پاؤ تو تم تمغۂ طاعت شہِ لولاک (ﷺ) کا

بڑھ کے سب اقوالِ زرّیں حکیمانہ سے ہے
ایک قولِ دانش و حکمت شہِ لولاک (ﷺ) کا

کر لے اپنی زندگی کو یوں سکینت آشنا
نام لیتا رہ ہر ساعت شہِ لولاک (ﷺ) کا

وہ صحابیؓ ہے ستارہ ہے ہدایت کا وہی
جس نے پایا لمحہ صُحبت شہِ لولاک (ﷺ) کا

مصطفیٰ (ﷺ) کے اقربا سے تو مودّت کو بڑھا
ہے یہی تو رشتۂ الفت شہِ لولاک (ﷺ) کا

آلؓ و ازواجؓ و بناتؓ اُن کی ہیں بے حد محترم
مل گیا جب رتبہ نسبت شہِ لولاک (ﷺ) کا

غوثؒ و خواجہؒ سہروردیؒ و شیخ مجددؒ کے طفیل
ہم نے پایا صدقۂ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا

سب پہ ہے محمودؔ کے مدحت شہِ لولاک (ﷺ) کی
ثبت دل پہ نقشۂ عظمت شہِ لولاک (ﷺ) کا

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر پہ چھایا دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

لطفِ رب تھا دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

رنج و غم کا، کلفت و اندوہ کا رب کی قسم

ہے مداوا دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

متقی بندہ ہے روح و جاں سے دل سے ہاتھ سے

جس نے تھاما دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

رستگاری کی ہر اک کوشش میں آئے گا نظر

رونق فزا دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

سایۂ لطفِ خدا اس کو میسّر ہو گیا

جس نے مانگا دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

رب نے چاہا تو مرے دستِ طلب میں آئے گا

سایۂ بخشش دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

بولہب دوزخ کا ایندھن بن نہ سکتا تھا اگر

تھام لیتا دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا



آگے آگے میرے کیوں چلتا نہ رضوانِ بہشت

ہاتھ میں تھا دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

مرحمت کا نور یَوْمُ الدِّیْن تک پھیلائے گا

اُجلا اُجلا دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

دار و گیرِ حشر میں محمودؔ کی بخشش میں تھا

کارفرما دامنِ رحمت شہ لولاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے کرتا ہوں خدائے پاک کی حمد و ثنا
حرف بھر لب پہ ہے مدحِ سرورِ کونین (ﷺ) کا
رحمتِ سرکارِ والا (ﷺ) کا جونہی سورج چڑھا
ہو گئی مفقود غم و اندوہ و کلفت کی گھٹا
ذکرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کر رہے ہیں سب وہ
یادِ محبوبِ خدا (ﷺ) لطف آفریں، تسکین دہ
مشک سندیسہ اُس کو بھجواتا ہوں ہر صبح و مسا
مجھ سے ملنے آ ہی جائے گی مدینے میں قضا
جنت الفردوس کی اُس کو کہاں حرص و ہوا
جس کو مرتے دم میسر ہو مدینے کی فضا
اُمّتی سچا ہے وہ ہے نام لیوا باوفا
حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) میں جو کرے جاں کو فدا
جو خس و خاشاکِ عصیاں کو بہا کر لے گیا
وحدہٗ اُس پیمبر (ﷺ) جس کی آنکھوں سے بہا



مرحبا اُس سے قدم ملنے کو بڑھ آئیں نہ کیوں
اسوۂ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا جو ہے راستہ
دیکھیے مرضیٔ رب کو وہی مطلوب ہے
جو خصوصی در توصیف میں ہے مضمر رضا
اتباع و طاعتِ سرکار (ﷺ) کی جب بات ہو
گلشنِ احساس میں اخلاص کے غنچے کھلا
ہے بذاتِ خود خدا وصّافِ سرکارِ جہاں (ﷺ)
کون اندازہ کرے سرکار (ﷺ) کے اوصاف کا
کیوں نہ اُس کے اوج کو تسلیم قدسی کریں
دیکھتے ہی گنبدِ اخضر کو جس کا سر جھکا
زندگی جاوداں جو پانے والے ہیں بتائیں
ہے کوئی آبِ مدینہ کے سوا آبِ بقا
اس تمنّا میں کہ خلق کی نظر میں آ سکیں
پیارا ہو دل میں نبی (ﷺ) کا لب پہ ہو "صلِّ علیٰ"
باجماعت تھی نمازِ مسجدِ یروشلم
مقتدی سارے حق تھے مصطفیٰ (ﷺ) تھے مقتدا

ہوں سرِ میزاں فرشتے مستعد تو ہوں مگر
ہو گا آقا (ﷺ) ہی کے تیور کے مطابق فیصلہ

پہنچا جو شہرِ حبیبِ خالقِ کونین (ﷺ) میں
وہ تو یوں سمجھو حصارِ عافیت میں آ گیا

نعت جو خوشنودیٔ سرکار (ﷺ) کی خاطر کہے
اس کو کہیے شعر کی اقلیم کا فرماں روا

میں نے تو دامن ہی پھیلایا تھا اُن کے سامنے
میرے کشکول تک کو اُن کی رحمتوں نے بھر دیا

ذکر میری خوش نصیبی کا سرِ افلاک ہے
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"

سیرتِ سرور (ﷺ) کا مادح اس لیے محمودؔ ہے
موج ہے یہ فکر کا اور اتقا کا ارتقا

☆☆☆



گرہ بند نعت

کیوں کرم اس کو نہ سمجھوں میں خدائے پاک کا
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"

گویا رب نے خلعتِ سطوت عطا فرما دیا
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"

ہے قبالہ گلشنِ جنّت کا قسمت میں مری
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"

سائباں عافیت سر پر تنا جس روز سے
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"

پاؤں تو اُٹھنے ہی تھے فردوس کی جانب مرے
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"

ساتھ پایا اسوۂ اللّٰہ کا جس شخص نے
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"

رقصِ بہجت میں مگن محمودؔ آخر کیوں نہ ہو
"ہاتھ آیا دامنِ رحمت شہِ لولاک (ﷺ) کا"

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مراد ہوتی ہے میری طیبہ میں بات کرتا ہوں جب عرب کی
جہاں پہ جھکتی ہیں چشم تر کی جہاں پہ خاموشیاں ہیں سب کی
رب ہدیٰ کا جو ہے عشق وہ ہے حبیب حبیب رب (ﷺ) سے
نبی (ﷺ) کا چہرہ نبی کی زلفیں سے منسوب ہے روز و شب کی
کسی سے دامن جو اس کا چھوٹا تو خود کسی کے عمل ہوئے ہیں
دیارِ سرکار ہر جہاں (ﷺ) میں جو ہیبت ہے تو ہے رب کی
ہماری نیت طلب و راہ و جاں میں گھر اس سبب سے کیے ہوئے ہے
کہ میرے دل میں ہے یاد رب کی زباں پہ مدحت حبیب رب کی
کرم کی یہ انتہا نہیں ہے تو در کیا اس کو نہ سکیں گے
عطا ہوں مجھ کو اپنے آقا (ﷺ) سے میں نے جو چیز بھی طلب کی
دیارِ سرکار (ﷺ) میں تو مجھ سے حاضری اب ہوئی ہے ممکن
میں کیا بتاؤں میں کیا سناؤں تڑپ یہ تھی مرے دل میں کب کی
ثنائے آقا (ﷺ) سے کامیابی ملے گی دنیا و آخرت میں
کسی نے غیرِ نبی (ﷺ) کی مدحت جو کی تو محمود بے سبب کی
☆☆☆



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گنہ گار خطاؤں پہ اپنی نادم ہیں
حضور (ﷺ) حاضر دربار آج مجرم ہیں
نبی (ﷺ) کے دشمنوں سے ان کے جو مراسم ہیں
تمام دنیا میں رسوا انہی سے مسلم ہیں
خدا سے پہلے زمانے کو مانتے ہیں یہ
خدا سے معطیٔ عالم حضور (ﷺ) قاسم ہیں
ہمیں بتایا ہے دین خدائے عالم نے
سبھی جہانوں کے محبوب رب (ﷺ) ہی ناظم ہیں
ہماری جانیں ان اخوات پہ نچھاور ہوں
حضور پاک (ﷺ) کے دربار کے جو خادم ہیں
حضور (ﷺ) عالم اسلام کے سبھی "لیڈر"
یہودیت کے اور کفار کے ملازم ہیں
رشید ہم نہ کیوں مانیں گے آپ (ﷺ) کو سب کچھ
حضور (ﷺ) آپ ہی منعم ہیں اور منجم ہیں
☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دین کے بارے میں ہے مجھ کو بھی رہبر دلیل
وحدتِ خالق کی دُنیا میں ہیں پیغمبر (ﷺ) دلیل
تھے تو مُنکر آئے سچ کی ہاتھ میں لے کر دلیل
جب رسالت پر نبی (ﷺ) کی تھے سب کنکر دلیل
تھی اہم تحویلِ قبلہ میں رضائے مصطفیٰ (ﷺ)
اس پہ دیکھو ہے کتابِ خالقِ اکبر دلیل
جو خزائن سرورِ کونین (ﷺ) کو رب نے دیے
اُن خزائن کے لیے ہے آیۂ کوثر دلیل
کیوں علالت سے بچاؤ کے لیے طیبہ نہ جاؤں
ہے بُصیریؒ کی صحت پر آپ (ﷺ) کی چادر دلیل
زلزلہ جبلِ اُحُد کا رُک گیا اک آن میں
معجزے کی ہے تو ہے سرکار (ﷺ) کی ٹھوکر دلیل
قصہ طائف میں جب تبلیغِ دینِ حق ہوئی
حوصلے پہ سنگباری پر رہے پتھر دلیل



فیصلہ کل ہوگی میزاں پر شفاعت آپ (ﷺ) کی
حشر ہے حجت تو ذاتِ داورِ محشر دلیل
اکتسابِ نور کی سب صورتیں طیبہ سے ہیں
اس پہ ٹھہری گردشِ مہر و مہ و اختر دلیل
جاتے جاتے چشمِ احقر کی بصارت رُک گئی
روضۂ سرکار ہر عام (ﷺ) کا ہے منظر دلیل
آج ہے محمودؔ حاضر قریۂ سرکار (ﷺ) میں
خوش نصیبی کی کوئی اس سے بھی ہے بڑھ کر دلیل

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بھی حبیبِ حد (ﷺ) کی ثنا کرے
سیرت کا ذکر، تذکرہ اوصاف کا کرے
رہنا جو چاہے سچے خدا کی نگاہ میں
صبح و مسا درودِ پیمبر (ﷺ) پڑھا کرے
چاہے جو کوئی اُس پہ پیمبر (ﷺ) کرم کریں
اس کے لیے وہ خدمتِ "خلقِ خدا کرے
آقا (ﷺ) کا جو نہیں ہے وہ اللہ کا نہیں
رب سے وفا کرے جو نبی (ﷺ) سے وفا کرے
جو اپنے رب سے مانگنا چاہے کوئی بھی شے
جائے مدینے اور وہاں جا کر صدا کرے
آقا (ﷺ) تجھے معافی خدا سے دلائیں گے
عصیاں کو آنسوؤں سے اگر دھو دیا کرے
اعمال جن کے تُلنے لگے ہیں بروزِ حشر
وہ شاملِ ورودِ رب ہوں، خدا کرے



مجھو کہ حمدِ خالق و مالک میں ہے مگن
شام و پگاہ نعتِ نبی (ﷺ) جو کہا کرے
نسبت اسمِ سرورِ عالم (ﷺ) کے ورد سے
جنّتی ہوں بخشیں نہیں سمجھا ہوا کرے
جو مادحِ نبی (ﷺ) ہے وہی ہے پڑھا لکھا
علّامہ اپنے زعم میں کوئی ہوا کرے
محسن ہے میرا وہ مجھے جاں سے عزیز ہے
میرے لیے بقیع کی جو بھی دعا کرے
محمود جس کو معرفتِ رب کی ہو تلاش
جائے وہ شہرِ پاکِ نبی (ﷺ) سے پتا کرے

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہیں جو حُبِّ سرورِ کُل (ﷺ) کا بھرم غلام
آنکھیں جھکائیں اور کریں سر کو خم غلام

محشر میں فیضِ لُطفِ رسولِ انام (ﷺ) سے
غفراں مآب ہوں گے خدا کی قسم غلام

طاغوت سرنگوں ہو تو باطل ہو سرنگوں
جب طاعتِ نبی (ﷺ) میں اُٹھائیں قدم غلام

اُمّید جب بندھی ہے رسولِ کریم (ﷺ) سے
رکھتے نہیں دلوں میں ذرا رنج و غم غلام

ابرِ سخا سے بارشِ کرم کے لیے
لائیں درِ حضور (ﷺ) پہ آنکھوں کا نم غلام

محبوبِ کبریا (ﷺ) کی ثنا کے لیے فقط
سب کھولیں گے یہ ہاتھ میں لیں گے قلم غلام

دیتے ہیں لطفِ سرورِ کونین (ﷺ) کو صدا
مہجوریٔ مدینہ کو کر کے رقم غلام



دریوزہ خواہی درِ سرکار (ﷺ) ہے بہت
رکھتے ہیں اپنی کفش پہ جاہ و حشم غلام

طیبہ میں حاضری کی جب اُمّید ہو انہیں
کیسے کریں گے خواہشِ باغِ ارم غلام

دُنیا میں خوش ہیں، حشر میں بھی ہوں گے سُرخرو
رب کے حبیبِ پاک (ﷺ) سے مہرِ کرم غلام

دعویٰ کہاں غلامیٔ سرکار (ﷺ) کا ہمیں
خدّامِ مصطفیٰ (ﷺ) کے ہیں محمودؔ ہم غلام

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ طیبہ نے مٹا دی ہے فنا کی تحریر
ڈھانپ کر میرے سب [illegible] نے ’بقا‘ کی تحریر

اُن کی مرضی پہ کیا قبلہ خدا نے تبدیل
دیکھو قرآن میں فرمانِ خدا کی تحریر

جرم و عصیاں کی سیاہی کو مٹا دیتی ہے
لوحِ قسمت سے پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عطا کی تحریر

”نہیں“ مدینے میں کوئی ساتھ نہ لے کر جائے
میت کر چلنا مدینے کو اُٹھا کی تحریر

دی ہے میرے لیے ذوقِ حضوری کی نوید
پڑھ سکے کوئی تو پڑھ لے وہ صب کی تحریر

ڈاب کر میرے عنایات مدینہ کی کرن
محو کر ڈالی گئی غم کی گھٹا کی تحریر

شہرِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پا جاؤں سندِ جنّت کی
ہاتھ میں آئے اگر کلکِ قضا کی تحریر

میرے ہونٹوں پہ ہے محمودؔ دُرودِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
نعتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے مری صبح و مسا کی تحریر

☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مختصر تحریر
دیکھو کرتی ہے چشمِ تر تحریر

یادِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے موتیوں کے طفیل
آنکھ نے کر دیا مختصر تحریر

میرے مالک! نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قرب کا
میری قسمت میں کر سفر تحریر

اسمِ سرکارِ کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو
صفحۂ دل کی معتبر تحریر

میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) توجّہ کرتے ہیں
رکھتی ہے اتنا تو اثر تحریر

میری خاطر خدایا! محشر تک
طیبہ ہو درِ جنّت پہ تحریر

دل ہر پل نعُوت ۲۰
کب ہوا اس پہ مال و زر تحریر

حکم محمودؔ کو ہے خالق کا
نعت ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تحریر!

☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اپنے آقا (ﷺ) سے اپنی مُراد پاتا ہوں
تو خود کو خرّم و مسرور و شاد پاتا ہوں

میں نعت پر جو پیمبر (ﷺ) سے داد پاتا ہوں
زیادہ پہلے کو پُراعتماد پاتا ہوں

تنوّع چاہتا ہوں نعت کی ردائف میں
ہر ایک بحر میں اس کا مواد پاتا ہوں

جو اُمّتی بھی ہیں اور غافلِ نبوّت بھی ہیں
میں اُن کے قول و عمل میں تضاد پاتا ہوں

جونہی مدینے کو جانے کی سوچ آتی ہے
تو اپنے آپ کو میں برق زاد پاتا ہوں

حضور (ﷺ)! آپ سے یوں بھی کرم کا طالب ہوں
جہاں میں فتنہ و شرّ و فساد پاتا ہوں

میں نعت کہہ کے ہوں محمودؔ مطمئن بے حد
ملاءِ اعلیٰ سے اس پہ جو داد پاتا ہوں

☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کا روضۂ قدس ہے رہبر منظر
کہ ہر مکاں کی ہے رکھتا یہی خبر منظر

رسولِ پاک (ﷺ) کے گنبد کا کیا نظارہ ہے
نظر پڑی تو رہی دیکھتی نظر منظر

یہاں تو ہم کو اندھیرے کا شائبہ نہ ہوا
ہے رت قریۂ سرکار (ﷺ) کی سحر منظر

وہی تو ابرِ عطائے حضور (ﷺ) پائے گی
مُتوجّہ کا جو دیکھے گی چشمِ تر منظر

اسی کی ہر جگہ تصویر ٹانک رکھی ہے
نبی (ﷺ) کے شہر کا یوں دیکھتا ہوں گھر منظر

درِ حضور (ﷺ) کی چوکھٹ سے اُٹھنی مشکل ہے
ہے دلپذیر بھی دلکش بھی اس قدر منظر

درِ حضور (ﷺ) ہے محمودؔ یہ ہے گھر رب کا
حقیقتاً ہے فقط وہ یہ معتبر منظر

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سامنے رب کو نبی (ﷺ) نے شبِ محشر پایا
کب کسی شے کو انھوں نے پسِ پردہ پایا
عکس دیواروں پہ بھی ہم نے اُسی کا پایا
جھانکا دل میں تو وہاں پر بھی مدینہ پایا
اور نبوت کو ہوا تک بھی نہ دی تھی اُس نے
رب سے سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے وہ پایہ پایا
دل کی نظریں جو عقیدت سے کسی کی اُٹھیں
نور تا حدِّ نظر آپ (ﷺ) کا پھیلا پایا
عہد کا سارے زمانے نے اثر دیکھ لیا
سارے نبیوں میں محمد (ﷺ) ہی کا چرچا پایا
اور کیا شہرِ محبت کی بتائیں باتیں
ہم نے ہر غم کا مدینے سے مداوا پایا
بے زباں اہلِ زباں سارے یہاں پہ دیکھے
طیبہ پہنچا جو مقرر سے گونگا پایا



جھوم جھوم اُٹھے محبت کے اثر سے بندے
ہوائے طیبہ کا جو لاہور میں جھونکا پایا
اک نظر شافعِ محشر (ﷺ) کی جو جھیلی اس نے
جو عمل نامہ تھا کالا اسے اُجلا پایا
یوں بھی توحید کی تبلیغ انھی کا حق تھا
رب کو سرکار (ﷺ) نے دنیا میں بھی تنہا پایا
ماننے والے پیمبر (ﷺ) کے سبھی ہیں لیکن
بدنصیبی سے یہاں خون خرابہ پایا
نعتِ سرکارِ جہاں جاہ (ﷺ) کی عزت دیکھی
سب نے نغموں کو جو محمودؔ کا جُدا پایا

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو اپنے دل میں نبی (ﷺ) کا ہے پیار پوشیدہ
خدا کو علم ہے رکھو ہزار پوشیدہ

نوید جھل رہی ہجر شہر سرور (ﷺ) میں
درون بطن خزاں ہے بہار پوشیدہ

پسند رب ہے رضائے رسول پاک (ﷺ) تو ہے
رضا کی بات میں ہر اختیار پوشیدہ

رہا ہے اہل محبت کی آنکھوں میں دائم
نبی (ﷺ) کے شہر کا گرد و غبار پوشیدہ

درود پاک رسول انام (ﷺ) وہ ہے کہ ہے
اس ایک کام میں ہر افتخار پوشیدہ

جو تشریحات احادیث کی نظر میں ہیں
انہی شروح میں ہے اختصار پوشیدہ

تمہارا ایک اک لمحہ نبی (ﷺ) پہ روشن ہے
نگاہ دہر سے رکھو ہزار پوشیدہ



جہاں کی اور کوئی شے چھپی رہے کیسے
نہیں نبی (ﷺ) سے جو پروردگار پوشیدہ

مرے جو حرمت سرور (ﷺ) میں اُس کی قسمت میں
وہ جیت ہے کہ نہیں جس میں ہار پوشیدہ

نہ کیوں سکون ملے گا نبی (ﷺ) کی الفت میں
ہے اس کے معنی میں وجہ قرار پوشیدہ

اثر ہے ہجر دیار حضور (ﷺ) کا اتنا
کہ میری آنکھوں میں ہے انتظار پوشیدہ

مجھے ہے اپنی خطاؤں کا اس قدر احساس
کہ میری نعتوں میں ہے اعتذار پوشیدہ

نبی (ﷺ) کے شہر میں محمود جب پہنچ جاؤ
ہو عجز ظاہری اور انکسار پوشیدہ

☆☆☆

۱۰

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوں یا نہ ہوں جہاں بھر کی بستیاں تمام
میری تو ہیں مدینے سے دلچسپیاں تمام
جتنی بھی میں نے دیکھتی پائیں متوحشہ
آنکھیں دکھائی دی تب مجھے گیہیاں تمام
احکامِ مصطفیٰ (ﷺ) پہ جو کرتے چلیں عمل
جنتیں بفضلِ ربّ و نبی (ﷺ) وادیاں تمام
سبزی رہے گی باقی قیامِ نشور تک
سب سرخیاں تمام ہوئیں زردیاں تمام
قدموں میں اپنے اس کو تو رکھیں گے مصطفیٰ (ﷺ)
پہنچی جلد کے آ گیا جو کشتیاں تمام
میں یاد لطفاتِ نبی (ﷺ) تک پہنچ گیا
کہ جنت میں پھلانگ گیا سیڑھیاں تمام
محبوبوں کا منبع و مصدر حضور (ﷺ) ہیں
آقا (ﷺ) کے دم سے ایں جہاں میں خوبیاں تمام
☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

منظر تھا ایک سا نبی (ﷺ) کی نگاہ میں
اشیاء میں رب تھا تنہا ہی (ﷺ) کی نگاہ میں
چشمِ خدائے قادر و دائم میں آ گیا
جو آ گیا ہے بندہ نبی (ﷺ) کی نگاہ میں
اوجھل نہ تھا ذنب کا بھی دیروز آپ سے
ہے حشر تک کا فرد نبی (ﷺ) کی نگاہ میں
رحمت ہر اک جہاں کے لیے جب حضور (ﷺ) ہیں
ہر اک جہاں ہے پورا نبی (ﷺ) کی نگاہ میں
پنہاں نہیں ہے چیز کوئی بھی حضور (ﷺ) سے
کیا ہے؟ نہیں جو پیدا نبی (ﷺ) کی نگاہ میں
طیبہ سے ہو کے آیا میں اکیس مرتبہ
ہے میرا آنا جانا نبی (ﷺ) کی نگاہ میں
محسوس کرنے چاہییں مجھے تجھے عمل
جب ہر عمل ہے تیرا نبی (ﷺ) کی نگاہ میں
☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہتی ہیں جھکی مدینے میں نگاہیں
نظر آ جائیں گی وحدت کی راہیں

کرم کرتا ہے خالق آپ اُس پر
مدینے تک رسا ہوں جس کی آہیں

نہیں شداد ہی پر لطف اُن کا
خطا کاروں کو بھی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چاہیں

جھکا پایا ہے ہر اک سر یہاں پہ
کسی کی دیکھی ہیں طیبہ میں کلاہیں

محافل ذکر آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سجاؤ
وِلا سے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ڈریں گناہیں

وہی تو میری نظروں میں بسی ہیں
جو جاتی ہیں درِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو راہیں

درِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دیکھیں بن گئی ہیں
ذریعہ جب زر کا خانقاہیں

رہیں محمود یومُ الدین تک بھی
رسولُ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حاصل پناہیں

☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کو ہیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہر کی شادابیاں
دیکھتی ہے اس کی آنکھوں کی نمی شادابیاں

ان کے اُبھریں گی جبیں میں دگنی شادابیاں
شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے رہیں وابستگی شادابیاں

سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دم سے ہے نظمِ کائنات
گنبدِ اخضر سے قائم ہیں سبھی شادابیاں

کشتِ اُلفت سروِ گل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہے سبزی کی طلب
چاہتی ہے مزرعِ اخلاص بھی شادابیاں

اس میں بھی پھل پھول ہیں درکار حسنات کے
کھیت خواہش کے بھی چاہیں سیّدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شادابیاں

طیبۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آب و ہوا سے جو ہیں
نعمتی شادابیاں ہیں شبنمی شادابیاں

لطفِ خلاقِ دو عالم سے چلا جاتا ہوں میں
دیکھنے کو گنبدِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شادابیاں

آنحضرت قبۂ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُتری آنکھ میں
میں نے تو محمود چاہیں جس گھڑی شادابیاں

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالمؐ سے غازیوں کی جو ہیں جاں نثاریاں
ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) کی ہیں یہ پاسداریاں

کچھ زہد ہے نہ ورع ہے نہ پرہیزگاریاں
آقا (ﷺ)! معاف کیجیے ناکردہ کاریاں

ظالم ہے جو انا کو لیے جائے ساتھ ساتھ
طیبہ میں کام آئیں مری انکساریاں

آغازِ کار کر نبی (ﷺ) کے نام پاک سے
ممکن کسی طرح سے ہیں سب کامگاریاں

راضی نہ ہوں گے تجھ سے حبیبِ خدائے پاک (ﷺ)
راسخ ہوئیں عمل میں جو غفلت شعاریاں

جو کچھ ملا رسولِ خدا (ﷺ) سے ہے پائیدار
دنیا کی مشقت میں ہیں ناپائیداریاں

جاتا ہوں شہرِ پاک رسولِ کریم (ﷺ) کو
اور ساتھ لے کے جا رہا ہوں شرمساریاں



حل کر نہ رب نے اس کے وقائع بیاں کیے
ہیں قربتِ ذات کی بھی کچھ رازداریاں

وہ جو کھنچے رہے ہیں مدیحِ حضور (ﷺ) سے
بے شک بروزِ حشر نہیں ہوں گی خواریاں

سب ہیں ترے کریم نبی (ﷺ) سے چھپی ہوئی
ہجرِ مدینہ میں یہ تری بے قراریاں

روزِ شمار آئے گا لیکن ہے اعتبار
فضلِ نبی (ﷺ) سے ہوں گی نہ عصیاں شماریاں

آقا حضور (ﷺ) سے تو چھپی سب ہیں خامو!
مخصوصیوں سے اپنی غلامانہ یاریاں

محمودؔ نعت کہہ مگر کر ضائع بھی
محشر میں کام آئیں گی طاعت گزاریاں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دِل والا ہے رشتہ
وِلا داروں سے بھی اپنا ہے رشتہ

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدح سے جس کا ہے رشتہ
ہر اُس شخص سے گہرا ہے رشتہ

ہیں دونوں ہم وظیفہ خوارِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
یہی تو بس ہمارا تیرا ہے رشتہ

پرکھتا ہوں کہ ہے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے نسبت؟
کبھی میں نے نہیں دیکھا ہے رشتہ

محبِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سچے ہیں سارے
سبھی رشتوں سے یہ پیارا ہے رشتہ

نہیں اُنسِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مفقود جس کی
سراسر جھوٹ ہے، دھوکا ہے رشتہ

نبھاتا ہے سدا محمودؔ جس کو
درِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ایسا ہے رشتہ

☆☆☆



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھیلا رہا ہے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا در جگمگاہٹیں
دن نور بار، شب کے پہر جگمگاہٹیں

ہے دیدِ شہرِ سرور و سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اثر
جو دیکھتا ہے دیدۂ تر جگمگاہٹیں

یہ پوچھتے ہو شہرِ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
نورانیتیں، رات، سحر جگمگاہٹیں

کس سے خدا کا دوسرا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حرم
اُس سمت ضَو فروزی، اِدھر جگمگاہٹیں

انگشتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہیں یہ ساری برکتیں
ہیں جو بکھیرتا ہے قمر جگمگاہٹیں

آنکھیں بھی مستنیر ہیں، دل بھی ہے مستنیر
یادِ مدینہ کا ہے اثر جگمگاہٹیں

نورِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر منور کیا کرو
محمودؔ چاہتے ہو اگر جگمگاہٹیں

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو چاہو تم کہ کچھ آئے نظر مدینے میں
نگاہ و شب رہو با چشمِ تر مدینے میں

وہ معتبر ہیں وہ ہیں دیدہ ور زمانے کے
حیات ہوتی ہے جن کی بسر مدینے میں

جہاں کے مالک و مختار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ قریہ ہے
رہی کرم کی نہ کوئی کسر مدینے میں

سراپا نور پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شہر کو جاؤ
تو دیکھو رات بشکلِ سحر مدینے میں

جو یادِ سیّد و سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آنکھ سے ٹپکیں
پڑے ہوئے ہیں ایسے گہر مدینے میں

ملے جو مکّہ سے پروانہ راہداری کا
تو سجدے شکر کے خالق کو کر مدینے میں

بشر کو طیبہ کی عظمت کا درک کیسے ہو
ملائکِ اعلیٰ کے ہیں تاجور مدینے میں



پہنچ سکو گے مقدّر سے تم تو پاؤ گے
حد کے لطف و کرم کی خبر مدینے میں

مُر ہو مکّہ میں اللہ کے حضور دعا
ہو استجاب کی صورت اثر مدینے میں

یہاں سکون کا ہر سمت دور دورہ ہے
نہیں کسی بھی ضرر کا خطر مدینے میں

مکیں ہیں جنّتی بھی اور ان کے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی
بشر مدینے میں خیر البشر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینے میں

خدا سے خانۂ کعبہ میں جو بھی بات کرو
وہ کیوں نہ پہنچے گی فوراً اُدھر مدینے میں

ادھر اُدھر نہ بھٹکنا کہیں گنہگارو!
بچاؤ ہے تو ہے اَلْمُخْتَصَرْ مدینے میں

ہزار شکر خدا مجھ سا خاطی و عاصی
ہے پھر بحکمِ شہ بحر و بر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینے میں

جو پودا نعت کا لاہور میں لگایا تھا
ثمر سے اس کے ہوں میں بہرہ ور مدینے میں

تمھاری سمجھو کہ محمود ہو گی بخشش
بفضلِ رب اگر جاؤ گے مر مدینے میں

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاعر جو نعت کے ہیں اُن سے جدا تألّف
ہے الفت حبیبِ رب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا صد تألّف
ذکرِ رسولِ حق (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رفعت بتا رہی ہے
رکھتا ہے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ظرفِ خدا تألّف
تاجِ شفاعت ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جب زیبِ فرق ہوگا
دے گا رنگ میر روزِ جزا تألّف
کرتے ہیں اتباعِ محبوبِ حق (صلی اللہ علیہ وسلم) جو دل سے
ہے ربِ لم یزل کا اُن سے بجا تألّف
پاتا ہوں جیسے جیسے طیبہ تلک رسائی
آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہو رہا ہے میرا سوا تألّف
معراج کی حقیقت اجمال میں ہے اتنی
رکھتا ہے آشنا سے اک آشنا تألّف
ایمان کی سند جو پوچھو تو ہے دلیلِ محکم
سب فتنوں سے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دور تألّف



ضرب المثل کی صورت سب لوگ جانتے ہیں
عسرت زدوں سے میرے سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تألّف
جو میری نعت گوئی کا اختصار پوچھو
ہے ابتدا عقیدت اور انتہا تألّف
میں ہنستا مسکراتا رب کے حضور پہنچوں
فرمائے مجھ سے طیبہ میں گر لقا تألّف
لذت نہیں ہے جس کو سرکارِ دو جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
محمود کا نہیں ہے ان سے ذرا تألّف

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنا غیرِ سرور (ﷺ) کی حاشا و کلا
نہیں چاہ اندر کی حاشا و کلا

جھکے یہ درِ مصطفیٰ (ﷺ) کے علاوہ
یہ خواہش نہیں سر کی حاشا و کلا

نبی (ﷺ) کے کرم سے کبھی کی ہے میں نے
شکایت مقدر کی حاشا و کلا

جو عظمت ہے سرکار (ﷺ) کی وہ نہیں ہے
کسی بھی پیمبر کی حاشا و کلا

نہ مدحت کسی اور کی میں نے کی ہے
نہ وحشت ہے محشر کی حاشا و کلا

نبی (ﷺ) ہوں گے میزان پر خود تو ہوگی
نہیں بات کچھ ڈر کی حاشا و کلا

سوائے درِ آقا (ﷺ) چاہت نہیں ہے
کسی اور منظر کی حاشا و کلا

لب بندگانِ نبی (ﷺ) پہ نہیں ہیں
شکایات اندر کی حاشا و کلا

بجائے مدینہ تمنائے جنت
نہیں ہے مخمور کی حاشا و کلا

مدینے میں تھا تو نہیں یاد آئی
ذرا بھی مجھے گھر کی حاشا و کلا

نہ محمود کو خدمتِ نعت میں ہے
طلب مال کی زر کی حاشا و کلا

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قسمت خدا نے سامنے آیا مُواجِہَہ
ربِّ جہاں نے مجھ کو دکھایا مُواجِہَہ
یوں التفاتِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) ہوا
جذبِ دروں نے مجھ کو دکھایا مواجہہ
ہم چہرۂ حضور (ﷺ) کے جب سامنے ہوئے
سب رحمتوں کو سامنے پایا مواجہہ
کیوں ہو نہ مجھ کو اپنی بھی بختوں پہ ناز
آنکھوں کی پتلیوں پہ سجایا مواجہہ
نہوڑائے سر درود جو پڑھتے ہیں لوگ انہیں
دیتا ہے رحمتوں کے ہدایہ مواجہہ
ان سب کے خوابوں میں مرے سرکار (ﷺ) آئیں گے
جس جس نے روح و جاں میں رچایا مواجہہ
قسمت وہاں پہ پشت پناہی مری کرے
ہر سال دیکھوں میں بھی خدایا مُواجِہَہ



آتا ہے جب نگاہِ کرم میں گناہ گار
کرتا ہے معصیت کا صفایا مُواجِہَہ
قدمینِ مقدّس روضۂ جنّت کے ساتھ ساتھ
مقصورۂ حضور (ﷺ) میں پایا مواجہہ
صد حیف میری واپسی طیبہ سے ہو گئی
مجھ سے فرقت نے چھڑایا مواجہہ
رہا سبب نقشِ دید حضور (ﷺ) لے
کیوں جانے عورتوں سے چھپایا مواجہہ
محمود مجھ کو آنکھیں رقاص کر گئیں
روح و دل و نظر میں سمایا مُواجِہَہ

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگرچہ خالقِ کونین سے جُدا تو نہ تھے
مرے نبی (ﷺ) تھے حبیبِ خدا، خدا تو نہ تھے

کلیمِ طور نشینِ عرش آشنا تو نہ تھے
پیامبر تو خدا سے تھے مصطفیٰ (ﷺ) تو نہ تھے

نمازِ اقصیٰ میں محبوبِ کبریا (ﷺ) کے سوا
سبھی تھے مقتدی اے ربّ، مقتدا تو نہ تھے

وہ جن کے چہرے جہاں نے سُتے ہوئے دیکھے
کبھی وہ ہجرِ مدینہ میں غم زدہ تو نہ تھے

گماں سجدے کا کیسے کسی کو ہو سکتا
درِ نبی (ﷺ) پہ ہم اِس طرح جبّہ سا تو نہ تھے

حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں (ﷺ) سے اہلِ ہوا
خطا شعار تھے مستوجبِ سزا تو نہ تھے

مدینے خود جو نہ پہنچے درود پہنچایا
رسا نہ تھے نہ سہی نارسا تو نہ تھے



نظام میں جو دَرآمد ہوئے وُس وُر سے
حقیقتاً یہ ہمارے گرہ کُشا تو نہ تھے

خلیلِ مُجلّٰہ رسولِ کریم (ﷺ) تھے بے شک
مگر وہ خلوتِ خلّاق تک رسا تو نہ تھے

کسی غبی نے کہا اُن کو "اپنے جیسا بشر"
نبی (ﷺ) کے واسطے الفاظ یہ روا تو نہ تھے

گیا تھا طیبہ کو پی گزارشیں لے کر
مری زباں پہ مگر حرفِ التجا تو نہ تھے

پروٹوکول سے وہ داخلِ بہشت ہوئے
نبی (ﷺ) کے نعت سرا گرچہ پارسا تو نہ تھے

میں اُن کی گود میں پہنچا تو بولا بہ حیرت
دیارِ طیبہ کے ذرّے تھے گہر تو نہ تھے

عمل سے کر دیا عامر شہیدؓ نے ثابت
کہ سارے عاشقِ آقا (ﷺ) کے بے وفا تو نہ تھے

رشید یوں بھی تو ہم مستفیدِ دید ہوئے
"حضور (ﷺ) دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے"

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گا طے یوں قرب حق کا مرحلہ اچھی طرح
پیش روضہ اپنی گردن کو جھکا اچھی طرح

خون دل کو اپنی آنکھوں سے بہا اچھی طرح
کر مدینے میں بیاں مدعا اچھی طرح

جو پیمبر (ﷺ) کا نہیں ہے وہ خدا کا بھی نہیں
پڑھ کے دیکھو دین کا یہ ضابطہ اچھی طرح

چاہتوں کے ساتھ ہے طاعت کی صورت ناگزیر
متن پر لکھو تو لکھو حاشیہ اچھی طرح

پھر نظر آئے گی توصیف پیمبر (ﷺ) ہر جگہ
پڑھنا قرآن مقدس کو ذرا اچھی طرح

ٹکٹکی باندھی تھی یوں سب نور نے روضے کی سمت
دیکھتا تھا آئنے کو آئنہ اچھی طرح

مدحت سرکار (ﷺ) سے سب رنج نکلی بڑی
جب گناہوں کا ہوا ہے تجزیہ اچھی طرح



اس کا مطلب ہے نبی (ﷺ) سے پیار گر احکام مان
جان لے اخلاص کا تو فلسفہ اچھی طرح

جب پہنچتا ہوں مدینے میں تو میری روح پر
جذب سرور (ﷺ) کی برستی ہے گھٹا اچھی طرح

سبز گنبد دیکھنے کو کھولنا آنکھوں کو پھر
پہلے کشت روح کو کر لے ہرا اچھی طرح

جب بنا کر رب نے بھیجا ہے مزکّی آپ (ﷺ) کو
آپ (ﷺ) نے فرمایا سب کا تزکیہ اچھی طرح

قصر قدسیں • دعا کی شرح میں محمود جی
کھینچ کر دیکھو تو کوئی دائرہ اچھی طرح

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہنا جو چاہو شاد سرِ رہگزارِ عمر
رکھو نبی (ﷺ) کو یاد سرِ رہگزارِ عمر
منزل سمجھنا شہرِ رسولِ کریم (ﷺ) کو
چلنا ہے اعتقاد سرِ رہگزارِ عمر
سرکار (ﷺ) زندگی کی دیں گے سند مجھے
رکھا ہے اعتقاد سرِ رہگزارِ عمر
پیشِ نظر رہے۔ طفیلِ رسولِ پاک (ﷺ)
سلام کا مفاد سرِ رہگزارِ عمر
فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے نہ پہنچے قریب دو
کینہ، حسد، عناد سرِ رہگزارِ عمر
گر ہو پسندِ خاطرِ سرکار (ﷺ) کوئی شعر
دیں قدسی مجھ کو داد سرِ رہگزارِ عمر
جاں جس نے دی ہے حرمتِ آقا حضور (ﷺ) پر
ظاہر ہے "زندہ ہو" سرِ رہگزارِ عمر
محمودؔ کو قبالۂ بخشش ملے یہیں
سرور (ﷺ) کریں جو صاد سرِ رہگزارِ عمر

☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درشت ہے کرمِ ذوالجلال بھی سوچو
مگر حبیبِ خدا (ﷺ) کا جمال بھی سوچو
درِ نبی (ﷺ) کو چھوڑ کے تو کام سب کس سے
یہ کیا ضرور ہے کوئی سوال بھی سوچو
خدا نے خود جو بنایا ہے بے مثال انھیں
کہا ہے کس نے یہ تم سے مثال بھی سوچو
ثبوت حسنِ پیمبر (ﷺ) کی بات کرتے ہو
تو بے مثالیٔ حال و مثال بھی سوچو
نبی (ﷺ) کے غیر کی مدحت تمہارے لب پہ ہے
جو کام کرتے ہو اس کا مآل بھی سوچو
زوالِ ابنِ مغیرہ اگر خیال میں ہے
ذرا کمالِ صہیبؓ و بلالؓ بھی سوچو
نبی (ﷺ) سے ہجر میں رنجیدہ و ملول ہوئے
تو اس کے ساتھ اک شامِ وصال بھی سوچو
جو چاہتے رہتے ہو محمودؔ شہرِ سرور (ﷺ) میں
تو اپنے تم وہاں پہ بارِ تحاں بھی سوچو

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار (ﷺ) جانِ نور ہیں، سرکار (ﷺ) شانِ نور
چھایا ہے ہر جہان پہ یہ سائبانِ نور
عاصی رشیدؔ کیسے کرے گا بیانِ نور
یہ خاک ہے زمیں کی، نبی (ﷺ) آسمانِ نور
مسعود ہے مکہ آپ کا، طیبہ قیام گاہ
یہ بھی جہانِ نور ہے، وہ بھی جہانِ نور
چھائی ہے میرے چاروں طرف ظلمتوں کی رات
حرمین میں ملی تو ملے گی امانِ نور
ازواجؓ بھی، بناتؓ بھی، اسباطؓ، یارؓ بھی
رب کی قسم ہے جیلِ نبی (ﷺ) خاندانِ نور
جو روشنی کسی کو ملی وہ یہیں کی تھی
شہرِ نبی (ﷺ) ہے مسیحِ ایمان، جانِ نور
نعتیں ہماری سن کے یہ ہر ایک پکار اٹھا
ظلمت گزیدگاں سے سنو داستانِ نور



وحدانیت رب کے مبلغ حضور (ﷺ) تھے
یوں نور ہی جہاں میں رہا ترجمانِ نور
آئے قدمِ نبی (ﷺ) کے تصور ہی میں کی
بندے کا سینہ بن کے رہا کہکشانِ نور
فضلِ خدا سے آتا ہی رہتا ہے دوستو!
مجھ معصیت زدہ کے قریں آستانِ نور

☆☆☆

بخشش کی صورتیں تو تھیں معدوم حشر میں
اہلِ دل کو سرورِ کل (ﷺ) نے چھڑا لیا
ہم نے پکارا اپنے رسولِ عظیم (ﷺ) کو
عظمتِ رنج و غم نے جو تھی ہم کو دیا
ہم نے حضورِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کا
عرفانِ کبریا کے لیے واسطہ لیا
راتیں مراقبے کی عادت سی بن گئی
آقا (ﷺ) کا روضہ دیکھتے ہی سر جھکا دیا
سرکار (ﷺ) کا کرم تھا حرم ہی سے اب کے بھی
محمودؔ بعدِ فجر جو راہی ہوا

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در پہ نبی (ﷺ) کے جس کسی نے دل لگا دیا
اس خوش نصیب شخص نے رہِ بقا لیا
آگاہ جس سے ہو گیا دنیا کا ہر بشر
جس نے جو مانگا سرورِ کل (ﷺ) سے وہ پا لیا
اسریٰ میں جب بلایا خدا نے حبیب (ﷺ) کو
جبریل نے ادب سے نبی (ﷺ) کو جگا دیا
جب معرفت خدائے جہاں کی ہمیں ملی
طیبہ سے ہم نے ربِ جہاں کا پتا لیا
دن ہو کہ رات، ہم نے کہی نعتِ مصطفیٰ (ﷺ)
نامِ حبیبِ کبریا (ﷺ) صبح و مسا لیا
راتیں بھی اپنی روشن و پُرنور ہو گئیں
جب ساتھ ہم نے مدحِ نبی (ﷺ) کا دیا لیا
وہ کامیاب ہو گیا جس خوش نصیب نے
یاسرؓ کے خانوادے سے درسِ وفا لیا

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم کو دیا تو رب نے دلِ معتبر دیا
اور اس میں مصطفیٰ (ﷺ) کی محبت کو بھر دیا

اس کو وہ سربلندی عطا ہو گئی کہ بس
سر جس نے بھی حضور (ﷺ) کی چوکھٹ پہ دھر دیا

یادِ حبیبِ ربِّ جہاں (ﷺ) نے کیا کرم
ذوقِ گریستن مجھے پچھلے پہر دیا

خوشنودی اپنی اس پہ کی ظاہر غفور نے
جس نے عمل حضور (ﷺ) کے کہنے پہ کر دیا

عمارؓ کو بلالؓ و صہیبؓ و اویسؓ کو
اعزاز تو خدا نے بھی کچھ دیکھ کر دیا

جس نے کہ ہر سخنِ نبی (ﷺ) کو بجا لیا
لاکھوں کو ربِّ لَمْ یَزَلْ نے وہ گہر دیا

شکر خدائے پاک کا آخر میں ہے یہ جو
شعروں کا مجھ کو نعت کی خاطر ہنر دیا

خوشنودی میری چاہے تو ہوتی نہ تھی کبھی
"صَلِّ عَلیٰ" نے میری دعا میں اثر دیا

ناکام جو رہے وہ رہے ہم کو حشر میں
نخلِ مدیحِ سرورِ کُل (ﷺ) نے ثمر دیا

اللہ کے کرم کی نہایت نہ پوچھیے
سر کو جھکانے کے لیے آقا (ﷺ) کا در دیا

انسانیت کو سرورِ ہر کائنات (ﷺ) نے
نسخہ دیا تو دافعِ شر و ضرر دیا

ہر جس کا وردِ "صلِّ علیٰ" میں گزرے ہے
فضلِ خدا کہ اس نے مجھے یہ گھر دیا

محمود ہے کرم یہ بڑا مومنین پہ
آقا دیا تو مالکِ ہر بحر و بر (ﷺ) دیا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی مدینے جانے کی صورت نہ بن سکی
دُنیا یہ اُس کے واسطے جنّت نہ بن سکی
کی [illegible] جیسے رب سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) [illegible] تھے
قُرآں سے تو ایسی کوئی آیت نہ بن سکی
جس کو نظامِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اُنس ہو
اس مملکت میں ایسی حکومت نہ بن سکی
[illegible] وہ فقط زبان سے تھی [illegible] نہ دل سے تھی
کیوں تیری نعت وجہ شفاعت نہ بن سکی
جیسی بلالؓ کی تھی قبولِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھی
اس کی طرح کی تو کوئی رنگت نہ بن سکی
تو نے جو نعت غیر ثنائے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
وہ تیری مغفرت کی ضمانت نہ بن سکی
خوش بخت لوگ شانِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہیں تر زبان
بدبخت ہے وہ جس کی یہ عادت نہ بن سکی



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہو تابع فرمان
پائے گا قیامت میں صلہ تابع فرمان
منجملۂ اربابِ وفا تابع فرمان
محمودؔ ہے راضی برضا تابع فرمان
دُنیا میں بھی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کرم اس پہ کریں گے
پھر حشر میں پائے گا جزا تابع فرمان
اللہ کو کیوں اس سے نہ ہو جائے محبت
جو شخص بھی آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہو تابع فرمان
عزت کو ملائک کا پرا ساتھ چلے گا
جس وقت سوئے خُلد چلا تابع فرمان
کرتی ہے عقیدت جو مجھے نعت پہ مائل
رکھتی ہے مجھے میری وفا تابع فرمان
محمودؔ یہی تیرے لیے اپنی دُعا ہے
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رکھے تجھ کو خدا تابع فرمان

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو عمر مدحِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں رہا رطبُ اللّساں
شعر زیب ہے بے نیازِ ماسوا رطبُ اللّساں

مر سعادت تو نہیں ہے تر زبانی نعت میں
پائے گا دُنیا و عقبیٰ میں صلہ رطب اللساں

کر رہا ہے خوبیٔ محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ساتھ
تذکرہ سیرت کا اور وصف کا رطب اللساں

مدحتِ محبوبِ خالق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تمنّا میں ہے
کھولتا ہے لب بہ تائیدِ خدا رطب اللساں

جس کو بخشی ہے خدائے پاک نے طبعِ سلیم
ہے ثنا گوئے اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حسنات کا رطب اللساں

چل پڑا راہِ درودِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ جب کوئی
ہے چنا دراصل راہِ حق رطب اللساں

نظم میں یا نثر میں کرتا ہی رہتا ہے بیاں
سیرتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہر اک واقعہ رطب اللساں



جن پہ ہوتی ہے پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نگاہِ مرحمت
وہ رہا کرتے ہیں ہر صبح و مسا رطب اللساں

شرط اتنی ہے کہ جو کچھ بھی کہے اس سے کہے
پڑنے گا ردِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رد بقا رطب اللساں

وہ دبے رہتے ہیں احسانات سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تلے
یوں رہے ہیں سارے اربابِ وفا رطب اللساں

غیرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف اُٹھتی نہیں اُس کی نظر
کرتا ہے مدحِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ حق رطب اللساں

نعت گو محمود تو لطفِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بچ گیا
ہنستا گاتا خلد کی جانب گیا رطبُ اللّساں

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کریں ہم نہ زندہ روایات کیونکر
نہ مانیں نبی (ﷺ) کی عنایات کیونکر
ہے اخفائے اسرار اُس کی حقیقت
ہوئی کون جانے ملاقات کیونکر
بتاؤں تجھے کیا بنا یادِ نبی (ﷺ) میں
گزرتا ہے دن کیونکر اور رات کیونکر
زیارت جو رؤیا میں آقا (ﷺ) کی ہو گی
تو اُن سے کروں گا کوئی بات کیونکر
نہ پھیلائے جو ہاتھ آقا (ﷺ) کے در پر
وہ رب سے پائے گا خیرات کیونکر
جو ہے سامنے اپنے آقا (ﷺ) کا روضہ
نہیں ہو گی اشکوں کی برسات کیونکر
محبت بھرے دل میں ہے مصطفیٰ (ﷺ) کی
در آئیں قیامت کے خدشات کیونکر



اگر دل نہ بھیگا ہو یادِ نبی (ﷺ) میں
تو لب پر ہوں نعتوں کے نغمات کیونکر
نہ ہو مقصد نعت خوشنودی ان (ﷺ) کی
تو بھولیں گے اپنے مفادات کیونکر
حضور (ﷺ) آپ تو جانتے ہیں سبھی کچھ
دکھوں ہوئے اپنے حالات کیونکر
جو ہیں دور ہم سیرتِ مصطفیٰ (ﷺ) سے
نہ ہوتی مشکل میں ہمیں مات کیونکر
مسلماں نہ مانیں جو حکمِ پیمبر (ﷺ)
عمل میں نہ ہوں گے تضادات کیونکر
جو تعلیمِ ارشادِ سرور (ﷺ) نہیں ہے
چھٹیں گی یہ ہم سے خرافات کیونکر
مقام ان (ﷺ) کا "محمود" محمودؔ عاصی
سرِ حشر ہو گی ملاقات کیونکر

☆ ☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عادتِ درِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے بہترینِ زندگی
یادِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے حبیبِ زندگی

یہ نہ ہوتا تو مرا ہونا نہ ہونا ایک تھا
نعت کہتا ہوں تو ہے مجھ کو یقینِ زندگی

سر اٹھا کر حشر میں چلنا مرا ثابت ہوا
دیکھ تو در پہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہے جبینِ زندگی

دیکھو کتنی دور کی سوجھی ہے اہلِ عشق کو
دفنِ طیبہ چاہتے ہیں شائقینِ زندگی

اب تو چل دو شہرِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف
جَیبِ رحمت میں ہے دیکھو آستینِ زندگی

موت آ جائے درِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ تو خیر ہو
پا چکے ہیں ہر الم ہر دکھ قرینِ زندگی

شفقتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے محمودؔ آخر ہو گیا
عاملِ "صلِّ علیٰ" خلوت گزینِ زندگی

☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے نگینِ زندگی
پا گئے لمحاتِ حسینِ زندگی

رحمتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سایے میں ہیں
ہم ہیں اور جشنِ حسینِ زندگی

مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ بتایا ہے ہمیں
موت بھی ہے ہم نشینِ زندگی

پا لیا سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو آلِ کسو زد
جب ہوئے عزلت نشینِ زندگی

ہر قدم یادِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو رہنما
جب بھی پست کی دوربینِ زندگی

دیکھتا ہوں جب نہجِ پاک کو
موت پاتا ہوں قرینِ زندگی

آ گیا محمودؔ شہرِ نور میں
ہو گیا اس کو یقینِ زندگی

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) سا کوئی محسنِ انسانیت نہیں
یکتا جہاں میں اور کوئی شخصیت نہیں
تسکین کیا نہیں ہے ذکرِ حضور (ﷺ) میں
ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ) میں کیا عافیت نہیں
توحید ہے نبی (ﷺ) کی رسالت سے منسلک
محبوبیت نہیں ہے تو وحدانیت نہیں
دینِ حضور (ﷺ) کے سوا جتنے ہیں راستے
اُن مذہبوں میں تو کوئی آفاقیت نہیں
کہتے ہیں روز نعتِ رسولِ خدائے پاک (ﷺ)
یہ کیا ہماری طبع کی موزونیت نہیں
اُس دین میں جو دے ہیں محبوبِ کبریا (ﷺ)
فضلِ خدائے پاک سے جمہوریت نہیں
کہتی ہیں جو سیاستیں کہتی رہیں مگر
راہِ رسول (ﷺ) و کفر میں یکسانیت نہیں



"مسو کا مدّا" ہمنوا حقیقت نہیں ہے یا
دشمن نبی (ﷺ) سے دین کی صفویت نہیں،
آقا حضور (ﷺ)! آپ سے کیا ہے چھپا ہوا
جو میڈیا پہ ہے یہ ہے ادبیت کہیں
نعتِ نبی (ﷺ) تو سچے سبب محسن اور ہیں
محمودؔ تیری ورنہ یہاں حیثیت نہیں

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے پہنچے ہو جنت اب اور کیا ہو گی
کوئی دلیل یا حجت اب اور کیا ہو گی

نبی (ﷺ) کے ذکر سخن خیز میں لگے رہنا
خوشی اب اور تو بہجت اب اور کیا ہو گی

نبی (ﷺ) کی قدر کی قادر نے اور محبت سے
عطا جو ان کو کی قدرت اب اور کیا ہو گی

جو دو کمانوں کی دوری تھی وہ بھی دور ہوئی
خدا سے آپ (ﷺ) کی قربت اب اور کیا ہو گی

خدا نے خود جو اسے اپنا خلیل ٹھہرایا
نبی (ﷺ) کے ذکر کی رفعت اب اور کیا ہو گی

خدا محب ہے رسول کریم (ﷺ) ہیں محبوب
یہی تو حق ہے۔ حقیقت اب اور کیا ہو گی

صلوٰۃ آقا (ﷺ) میں دائم صلوٰۃ رب میں بھی
لگا ہوا ہوں۔ عبادت اب اور کیا ہو گی



حضور پاک (ﷺ) جو مدفون طیبہ پر خوش ہیں
تو مغفرت کی ضمانت اب اور کیا ہو گی

میں روک پاتا نہیں ہوں مدینے میں آنسو
حضور آقا (ﷺ) ندامت اب اور کیا ہو گی

جو تو اطاعت و مداحی نبی (ﷺ) میں ہو
تری نجات کی صورت اب اور کیا ہو گی

نبی (ﷺ) کی پیروی سے انحراف کے باعث
ہوئی ہے جس قدر ذلّت اب اور کیا ہو گی

نبی (ﷺ) کے عشق بھی "احمق" روانی ہیں
یہی ہے حشر قیامت اب اور کیا ہو گی

خدا نے تجھ کو جو محمود کر دیا ناعت
تو اس سے بڑھ کے سعادت اب اور کیا ہو گی

☆☆☆

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئے سرورِ کون و مکاں (ﷺ) جہاں غنیمت ہے
برائے حفظِ ناموسِ نبی (ﷺ) مرنا غنیمت ہے
میں اس کو انتہائے رحمتِ سرکار (ﷺ) کہتا ہوں
مرا جو وقت ان کے شہر میں گزرا غنیمت ہے
وہ مجھ سے چند تعلیقیں سُن نے مجھ کو ساتھ لے جائے
اگر پٹ جائے رضواں سے تو یہ سودا غنیمت ہے
وگرنہ کیسے کیسے راز سب لوگوں پہ کھل جائے
رموزِ قربتِ اِشفاق کا کچھ اخفا غنیمت ہے
صحابہؓ تھے زیارت جو نبی (ﷺ) کی روز کرتے تھے
ہمارے واسطے تو دید کا سپنا غنیمت ہے
تسلسل کی جو صورت ہوتی میں دنیا سے کٹ جاتا
حبیبِ کبریا (ﷺ) کی یاد کا جھونکا غنیمت ہے
میں خود کو فرد اک اُن کے قبیلے کا سمجھتا ہوں
ہر مدحت سراؤں سے یہی ناتا غنیمت ہے



درود پاک دنیا کے علائق سے بچاتا ہے
حصارِ پاک کی صورت میں یہ ہالہ غنیمت ہے
وہ بستیں ور قدمینِ نبی (ﷺ) کے درمیاں جنّت
برائے حُسنِ عقبیٰ اس جگہ مرنا غنیمت ہے
نہیں محمودؔ جاہ و زر کی خواہش اس کے بدلے میں
ہمارا نعت کہنا، پڑھنا اور سننا غنیمت ہے

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ کبریا (ﷺ) خلاقِ ہر عالم کا مظہر ہیں
وہ اوجِ چرخ پر ہیں اُن کے در پر جو جھکے سر ہیں
وہ ترتیبِ نعوتِ مصطفیٰ (ﷺ) میں کام آتے ہیں
حروف، لفظ، فقرے جتنے بھی اپنی زباں پر ہیں
اسے تقلیدِ سیرت کی طرف فرمایئے راغب
جہاں بھر میں مسلماں کے شہ (ﷺ) عادات بہتر ہیں
بھرے احساس پر ہیں نقش اَلطاف و کرم ان (ﷺ) کے
مری نظروں میں سارے طیبۂ اقدس کے منظر ہیں
سحاب لطف ہے سر پر جو ہے بھیگا ہوا دل بھی
تو آنکھیں بھی بیادِ مصطفیٰ صلِ علیٰ تر ہیں
مسلمانانِ عالم جانتے جاتے ہیں اب آقا (ﷺ)
کہ سازش میں تو صیہونی نصاریٰ سے بھی بڑھ کر ہیں
دُرودِ پاکِ سرور (ﷺ) ہی سے اُن سب کا تعلق ہے
مجھے محمود ورد و وظائف جتنے ازبر ہیں

☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیسے ہو کوئی طیبہ کا راہی بغیر اذن
اُڑتا نہیں مدینے کو پنچھی بغیر اذن
اس باب میں تو لطفِ قناعت ہے لازمی
جائے گا کیسے خُلد میں کوئی بغیر اذن
جو کچھ ہے خلیفۂ نبی (ﷺ) میں ہے سارا کچھ
ملتے نہیں ہے نوری و خاکی بغیر اذن
خوش ہو گئے لحد میں نبی (ﷺ) تو زہے نصیب
کھلتی نہیں ہے خُلد کی کھڑکی بغیر اذن
تم پوچھو علمؓ الدّینؒ یا عبدالرشیدؒ سے
بنتا نہیں شہید یا غازی بغیر اذن
دعوے ہم آپ کرتے کیوں جاتے ہیں بے جواز
حق کہاں ہے ان (ﷺ) کی غلامی بغیر اذن
ممکن ہی کس طرح ہے کہ محمود کوئی شخص
شہرِ نبی (ﷺ) کی پائے حضوری بغیر اذن

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چین پڑتا نہیں تھا کسی کل مجھے
ہجرِ طیبہ میں تھا اضطراب اس قدر

کم نہ ہوگی پیمبر (ﷺ) سے نسبت مری
خوف کا دن ہے یَوْمُ الْحِساب اس قدر

منہ سے نکلی نبی (ﷺ) کے سبب ہے یہی
ہے جو محفوظ اُمُّ الْکِتاب اس قدر

آبِ زمزم کا ہوتا ہے کس پہ گماں
ٹھنڈا میٹھا ہے طیبہ کا آب اس قدر

اس میں مجھ جیسا خاطی بھی داخل ہوا
وا ہے حُبِّ پیمبر کا باب اس قدر

خود توجّہ پیمبر (ﷺ) کو کرنی پڑی
میری قسمت ہوئی تھی خراب اس قدر

سِدرۃُ الْمُنتہیٰ تک گیا رُک گیا
بس رہا جبرئیل ہم رکاب اس قدر



چشمِ حیدرؓ کا آشوب زائل ہوا
تھا مؤثر نبی (ﷺ) کا لعاب اس قدر

ہند و وحشی سے غدّار سے درگزرا
میرے آقا (ﷺ) ہیں شفقت مآب اس قدر

قُرب نزدیک قوسین سے بھی ہوا
اُٹھ گیا درمیاں سے حجاب اس قدر

اس کا دیوان بیالیسواں آ گیا
شاعرِ نعت ہے کامیاب اس قدر

آ گیا طیبہ میں گیارہویں مرتبہ
میرا محمود تھا خوب خواب اس قدر

☆☆☆

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نور سے فرمایئے ضَو بار بخت
میرا چمکا دیجیے سرکار (ﷺ) بخت
مصطفیٰ (ﷺ) ہوتے کہیں مدد گر
لاکھ ہوتا در پئے آزار بخت
ہو نہ پایا تو مدینے تک رسا
ہے غضب قسمت تری بیکار بخت
نعتِ آقا (ﷺ) کے کھلا گل ہائے تر
طیبہ کا دکھلائے گا گلزار بخت
دید سرور (ﷺ) ہو گئی گر خواب میں
لوگ سمجھیں گے تجھے بیدار بخت
نام لیتا رہ رسولِ پاک (ﷺ) کا
رہے گا کیوں نکبت و ادبار بخت
لب پہ رکھ محمودؔ ذکرِ مصطفیٰ (ﷺ)
بخشے گا سرکار (ﷺ) کے انوار بخت

☆☆☆



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ حضور (ﷺ) کے کِھلے گُلزار ہر جگہ
نورِ نبی (ﷺ) سے ہو گئی ضَو بار ہر جگہ
دُنیا میں، پُل پہ، حشر میں۔ مانگو جہاں مدد
امداد کو پہنچتے ہیں سرکار (ﷺ) ہر جگہ
دل میں، نظر میں، روح میں۔ اور اپنے اِردگِرد
دیکھو رسولِ پاک (ﷺ) کے انوار ہر جگہ
جنّ و بشر میں، حور و ملک میں، وحوش میں
محبوبِ کبریا (ﷺ) کے ہیں اذکار ہر جگہ
پیشِ نبی (ﷺ) بھی، پیشِ خدائے عزیز بھی
ہے باوقار صاحبِ کردار ہر جگہ
ماحول جب تلک نہ تقدّس مآب ہو
مدحِ نبی (ﷺ) کا کیوں کروں اظہار ہر جگہ
سرکار (ﷺ)! اہلِ دیں سے رہے دور کیجیے
چھائی ہے جو فلاکت و ادبار ہر جگہ
محمودؔ کوئی شہر بھی خالی نہیں رہا
حُبِّ رسول (ﷺ) کے ہیں طلبگار ہر جگہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعتِ نبی (ﷺ) میں جتنے بھی ہیں شاہکار حرف
قربان لفظ و صوت ہوں ان پر شمار حرف

ہوں مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) میں سبھی پُر وقار حرف
دو چار حرف لکھو یا لکھو ہزار حرف

اُس سے کروں عمارتِ اشعار اُستوار
مجھ کو عطا کرے جو کوئی کردگار حرف

تفصیل تھی بیانِ وصالِ حضور (ﷺ) میں
کام آئے ہجر میں تو بنے اختصار حرف

اس کے سوا کہیں بھی رہے بے وقار تھے
مدحِ نبی (ﷺ) میں آئے بنے افتخار حرف

نکلیں گے سارے ذکرِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
ہوں گے شمار جب عرصۂ روزِ شمار حرف

ہو گی نہ مجھ سے دُنیوی محبوب کی ثنا
میں بھیجتا ہوں ایسی ضلالت پہ چار حرف

محمودؔ یوں تو میں ہوں مُقلّد امیرؔ کا
احمد رضاؔ سے لوں گا کوئی مُستعار حرف

☆☆☆



## ماہنامہ نعت کے شماروں کے موضوعات

1988: ☆ حمد و مناجات ☆ نعت کیا ہے (اول) ☆ مدینۃ الرسول ﷺ (اول دوم) ☆ اردو کے صاحب کتاب نعت گو (اول دوم) ☆ نعت قدسی ☆ غیر مسلموں کی نعت (اول) ☆ رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول) ☆ میلاد النبی ﷺ (اول دوم سوم)

1989: ☆ لاکھوں سلام (اول دوم) ☆ رسول نمبروں کا تعارف (دوم) ☆ معراج النبی ﷺ (اول دوم) ☆ غیر مسلموں کی نعت (دوم) ☆ کلام ضیاء القادری (اول دوم) ☆ اردو کے صاحب کتاب نعت گو (سوم) ☆ درود و سلام (اول دوم سوم)

1990: ☆ حسن رضا بریلوی کی نعت ☆ رسول نمبروں کا تعارف (سوم) ☆ درود و سلام (چہارم پنجم ششم) ☆ غیر مسلموں کی نعت (سوم) ☆ اردو کے صاحب کتاب نعت گو (چہارم) ☆ وارثیوں کی نعت ☆ آزاد بیکانیری کی نعت (اول) ☆ میلاد النبی ﷺ (چہارم) ☆ درود و سلام (ہفتم ہشتم)

1991: ☆ شہیدان ناموس رسالت (اول دوم سوم چہارم پنجم) ☆ غریب سہارنپوری کی نعت ☆ لطیفہ مسدس ☆ فیضان رضا ☆ عرب ادب میں ذکر میلاد ☆ سراپائے سرکار ﷺ (اول) ☆ اقبال کی نعت ☆ حضور ﷺ کا بچپن

1992: ☆ منتخب رباعیات ☆ آزاد بیکانیری کی نعت (دوم) ☆ نعت کے حاشیے میں ☆ ولادت طیبہ میں بعد کے دن کی اہمیت (اول دوم سوم) ☆ غیر مسلموں کی نعت (چہارم) ☆ آزاد نعتیہ نظم ☆ سیرت منظوم ☆ سراپائے سرکار ﷺ (دوم) ☆ سلام سعادت منزل محبت (اشاعت خصوصی)

1993: ☆ ۹۳ عربی نعت در خانہ جہانی ☆ ستار وارثی کی نعت ☆ حضور ﷺ نور ہے ☆ حضور ﷺ کے میلاد مبارک ☆ احمد والمصطفیٰ کی نعت ☆ رسول نمبروں کا تعارف (چہارم) ☆ نعت ہی نعت (اول) ☆ یا رسول اللہ ☆ حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین ☆ تکبیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ (اشاعت خصوصی)

1994: ☆ محمد حسین فقیر کی نعت ☆ نعت ہی نعت (دوم سوم) ☆ قصیدہ ☆ حضور ﷺ کی معاشی زندگی ☆ اختر الحامدی کی نعت ☆ مدینۃ الرسول ﷺ (سوم) ☆ شعرا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت ☆ دیار نور ☆ بے نظیر رچپوری کی نعت ☆ نور علی نور ☆ معراج النبی ﷺ (سوم)

1995: ☆ حضور ﷺ کی عادات کریمہ ☆ استغاثے ☆ نعت ہی نعت (چہارم پنجم) ☆ نعت کیا ہے؟ (دوم سوم چہارم) ☆ کوثر کی نعت ☆ انتخاب نعت ☆ خواتین کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی) ☆ غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)

1996: ☆ لطف بریلوی کی نعت ☆ نعت ہی نعت (ششم) ☆ ہجرت مصطفیٰ ﷺ ☆ سرکار ﷺ کی سیرت ☆ حضور ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال ☆ مجھے ان سے پیار ہے ☆ ضلع اٹک کے نعت گو ☆ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اول دوم خصوصی اشاعتیں)

## تدوینِ نعت:

☆ مدحِ رسول ﷺ ☆ نعت خاتم المرسلین ﷺ ☆ نعت کائنات ☆ نعت حافظ ☆ قلزمِ رحمت ☆ مدحِ سرورِ کونین ﷺ ☆ فنِ نعت ☆ طرحی نعتیں (گیارہ حصے) ☆ اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (چار حصے) ☆ نعت ہی نعت (۱۶ حصے) ☆ غیر مسلموں کی نعت (چار حصے) ☆ لاکھوں سلام (دو حصے) ☆ وارثیوں کی نعت ☆ نعتیہ مسدس ☆ آزاد نعتیہ نظم ☆ نعتیہ رباعیات ☆ تضمینیں ☆ نورٌ علیٰ نور ☆ استغاثے ☆ موجِ نور ☆ فیضانِ رضا ☆ رسول نمبروں کا تعارف (چار حصے) ☆ حضور ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال ☆ قدسی ☆ ضیاء القادری ☆ آزاد بیکانیری ☆ حسن رضا بریلوی ☆ غریب سہارنپوری ☆ علامہ اقبال ☆ بہزاد لکھنوی ☆ محمد حسین فقیر ☆ اختر الحامدی ☆ شیدا بریلوی ☆ تسلیم نظر ☆ کلامت علی کافی ☆ لطف بریلوی ☆ جوہر میرٹھی ☆ عبدالقدیر حسرت ☆ حفیظ فاروقی ☆ عابد بریلوی پر مقالے اور انتخابِ کلام

(کل ۱۰۳۲۳ صفحات)

## تدوینِ حمد:

1- حمد باری تعالیٰ 2- حمد خالق

(کل ۳۲۲ صفحات)

## دیگر موضوعات:

1- تکبیر ماسین اور رحمت للعالمین ﷺ 2- میرے سرکار ﷺ 3- نزول وحی 4- شعب ابی طالب 5- حضور ﷺ کی عادات کریمہ 6- حضور ﷺ اور بچے 7- میلاد النبی ﷺ 8- مدینۃ النبی ﷺ 9- حمد و نعت 10- درود و سلام 11- قرطاسِ محبت 12- میلادِ مصطفیٰ ﷺ 13- عقیدہ ختمِ نبوت 14- سفرِ سعادت، منزلِ محبت 15- دیارِ نور 16- سرزمینِ محبت 17- احادیث اور معاشرہ 18- ماں باپ کے حقوق 19- راج دلارے 20- ترجمہ خصائص الکبریٰ 21- تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ء 22- قائدِ اعظم: افکار و کردار 23- اقبالؒ، قائدِ اعظمؒ اور پاکستان 24- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب 25- ترجمہ فتوح الغیب 26- ترجمہ تعبیر الرؤیا 27- مناقبِ سید ہجویریؒ 28- مناقبِ گنج بخشؒ 29- مناقبِ خواجہ غریب نوازؒ 30- مناقبِ غوث اعظمؒ 31- مناقبِ سید ہجویر داتا گنج بخشؒ

(کل 6784 صفحات)

دسمبر 2008 تک شائع ہونے والے صفحات = 24,216

☆☆☆

# ماہنامہ "نعت" لاہور

## کا

## وضاحتی اشاریہ

جی سی یونیورسٹی لاہور (شعبۂ اردو) کی طالبہ

**صدف اکرم** نے

پروفیسر **ڈاکٹر سہیل احمد خان** (ڈین فیکلٹی آف آرٹس) کے توسط سے

پروفیسر **ڈاکٹر محمد ہارون قادری** کی نگرانی میں مرتب کیا ہے

مقالہ نگار نے ایم اے کے لیے کیے گئے اس کام پر 100 میں سے 89 نمبر حاصل کیے ہیں۔

مقالہ درج ذیل چار ابواب پر مشتمل ہے:

1۔ راجا رشید محمود (ایڈیٹر)

(الف) حالاتِ زندگی

(ب) شخصیت

(ج) تصانیف/تالیفات

2۔ ابجدی ترتیب سے مصنف وار شعری نگارشات کی نشاندہی

3۔ ابجدی ترتیب سے مصنف وار نثری نگارشات کی نشاندہی

4۔ ماہنامہ "نعت" لاہور: اولیت و امتیاز

ضمیمہ: ماہنامہ "نعت" کے چند شماروں کے سرورق کی تصاویر

38[illegible] صفحات پر مشتمل اس مقالہ کا ایک نسخہ (سی ڈی کے ساتھ) نگران مقالہ کی رہنمائی میں [illegible] دسمبر ۲۰۰۶ کی تقریب میں ماہنامہ "نعت" کے مدیر اعلیٰ راجا رشید محمود کو پیش کیا گیا۔